

سنن

امام زفرؒ

(گزشتہ سے پیوستہ)

دیکھ سے مذکور ہے جس کا نص یہ ہے کہ جب امام ابو حنیفہ فوت ہو گئے تو لوگ امام زفرؒ کے پاس آتے رہے اور امام ابو یوسفؒ کے پاس دو یا تین آدمی آتے تھے جب امام زفرؒ بصرہ کی طرف منتقل ہو گئے تو کوذ کا جو امام ابو یوسفؒ کے خدمت میں صفوں میں بٹھا ہوا تھا ان روایات کے ہوتے ہوئے اور یہ کوئی تھوڑی روایتیں نہیں ہیں پھر بھی دوسری روایات ایسی ہیں کہ امام ابو یوسفؒ کی جانب کو ترجیح دیتی ہیں۔ ان میں سے یہ کہ امام ابو یوسفؒ تعلیم میں امام زفرؒ سے وسیع الصدر تھے اور یہ کہ جس کو خطیب نے حماد بن ابی حنیفہ کی طریق سے ذکر کیا ہے انھوں نے کہا کہ میں نے ایک دن امام ابو حنیفہؒ کو دیکھا ان کے دائیں جانب ابو یوسفؒ اور بائیں جانب زفرؒ بیٹھے ہوئے تھے اور یہ دونوں ایک مسئلہ میں باہمی جھگڑ رہے تھے۔ پھر امام ابو یوسفؒ کوئی بات نہیں کہتے تھے مگر اس کو امام زفرؒ فاسد کر دیتے اور امام زفرؒ کوئی مسئلہ بیان کرتے تو امام ابو یوسفؒ اس کو رد کر دیتے ظہر تک یہ سلسلہ جاری رہا، جب مؤذن نے اذان دی تو امام ابو حنیفہؒ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور زفرؒ کی زبان پر ہاتھ مار کر فرمانے لگے کہ جس شہر میں ابو یوسفؒ ہے اس میں ریت کی طلب مت کر (اور کہا کہ ابو یوسفؒ کے لئے زفرؒ پر فیصلہ دیا۔ اور اسی معنی میں ہے جس کو خطیب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن ہمام سے اس نے محمد بن عمارہ سے روایت کی کہ اس نے کہا میں نے امام ابو یوسفؒ اور امام زفرؒ کو ایک دن ایک مسئلہ میں امام ابو حنیفہؒ کے سامنے گھستے ہوئے دیکھا سورج کے طلوع ہونے سے ظہر کی اذان تک جب ایک کے لئے دوسرے پر قضا کیا جاتا تو

دوسرا اٹھ کر اسے کہتا کہ آپ نے خطا کیا ہے تیری کیا جت ہے؟ پھر وہ اسے بتا دیتے ہیں کہ آفریں یہ ہوا کہ ابو یوسف نے زفر پر فیصلہ دیا اور ابو یوسف اٹھے تو امام ابو حنیفہ زفر کی رائے پر ہاتھ مار کر فرمانے لگے جس زمین پر یہ (ابو یوسف) ہے اس میں ریاست کی طلب مت کر! استاد کا مناظرہ میں شاگردوں کے سامنے اس طرح حاضر ہونا پھر ان کے لئے خطا و صواب میں صراحت کہنا یہ علمی مناظرہ میں عجیب تجربہ ہے اور اذیان کو تیز کرنے اور سلکات کو بڑھانے میں عجیب مہنچ ہے۔ بہر حال یہ دونوں مسابقت کے گھوڑے تھے۔ یہاں تک کہ امام ابو حنیفہ نے ایک دن فرمایا کہ میرے ساتھی (شاگرد) ۳۶ اشخاص ہیں ان میں ۲۸ قضا کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ۶ فتویٰ کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ان میں سے دو قاضیوں اور اصحاب فتویٰ کو کھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ (اور ابو یوسف اور زفر کی طرف اشارہ کیا) جس طرح خطیب نے اپنی تاریخ میں اپنی سند سے ذکر کیا ہے۔

یہ امام اعظم کی طرف سے دونوں کے حق میں شہادت ہے کہ وہ دونوں اجتہاد کے اعلیٰ درجوں پر پہنچے ہیں جب یہ حکم فرمایا، اور اس (خطیب) نے اسماعیل بن حماد کی طریق سے چلایا کہ امام ابو حنیفہ کے دس شاگرد تھے: ابو یوسف، زفر، اسد بن عمرو الجلی، عافیۃ الادودی، داود طائی، قاسم بن معن مسعودی، علی بن مسہر، یحییٰ بن زکریا ابن ابی زائدہ، جان اور منذر دونوں علی عنزی کے صاحبزادے اور ان میں امام ابو یوسف اور امام زفر جیسا کوئی نہ تھا، اور یہ دس امام ابو حنیفہ کے اکابر شاگردوں میں سے تھے جنہوں نے آپ سے بل کر فقہ کی تدوین کی، جس طرح طحاوی سے صیری کی روایت میں گذرا۔

علی قاری کی طبقات میں ہے: شہاد بن حکیم نے کہا کہ میں نے پوچھا اسد بن عمرو سے امام ابو یوسف زیادہ فقیہ تھے یا امام زفر؟ تو کہنے لگے کہ امام زفر اور (ع) (زیادہ بہرہ ور تھے) میں نے کہا کہ میں نے تجھ سے فقہ کا سوال کیا تھا تو جواب میں کہا اے شہاد و (ع) سے آدمی بلند ہوتا ہے اسی طرح مناقب کروری میں ہے۔ یہ دونوں امام اہل نقد کے ہاں مسابقت کے دو گھوڑے تھے ان دونوں کے حق میں صیری کہتا ہے جس کو اس نے عبد اللہ بن محمد سے روایت کیا ہے وہ ابو بکر دامنانی سے وہ طحاوی سے وہ ابن ابی عمران سے وہ ولید بن حماد حسن بن زید کے بھائی کے بیٹے سے کہ میں نے اپنے چچا حسن بن زید سے کہا کہ آپ نے امام زفر اور امام ابو یوسف کو

امام ابو حنیفہ کے ہاں دیکھا ہے تو ان کو آپ نے کیسا دیکھا، اس نے کہا کہ میں نے ان دونوں کو دو چڑیاؤں کی طرح دیکھا ہے جن پر باز چھٹا ہوا۔ ہ۔ اور علی قاری نے ابو مطہر سے روایت کی کہ امام زفر اللہ کی لوگوں پر محبت تھی جس میں وہ آپس میں ان کے قول پر عمل کرتے تھے اور امام ابو یوسف کو دنیا سے کچھ دھوکہ دیا، اور اسی طرح مناقب کروری میں ہے۔ اس طرح لوگوں کا کلام، ہوتا ہے حکام کے متعلق حالانکہ لوگوں کے حالات ماول قضاہ کے سوا نہیں سدھرتے۔ پھر جو قاضی ہوا اور اس نے عدل کیا تو وہ دو امور میں سے جو زیادہ سخت ہے اس کے ساتھ قائم ہوا تو وہ احوال کا مستحق ہے ابن دردی نے سچ کہا ہے جو اس طرح کہا ہے، تحقیق لوگ ان کے دشمن ہیں جو احکام کے والی ہیں یہ بھی اگر اس نے عدل کیا ہو۔

اسی طرح بعض لوگوں کی زبان دراز ہوئی ہے امام ابو یوسف کے حق میں حالانکہ ان کی عدالت احکام پایہ شہرت کو پہنچی ہوئی ہے۔ ایک جماعت نے محمد بن عبداللہ انصاری سے روایت کی اس نے کہا کہ امام زفر کو قاضی ہونے پر مجبور کیا گیا لیکن اس نے انکار کیا اور اس کا گھر گرایا گیا اور کچھ مدت تک وہ چھپ گئے پھر نکلے اور پھر اپنی منزل کی اصلاح کی لیکن پھر اس کو گرایا گیا اور پھر اس طرح چھپ گئے یہاں تک کہ قضا سے ان کو معاف کیا گیا اس کی اس پر رحمت ہو۔

امام زفر سے بعض شیوخ اور ان کے تلامذہ

امام زفر امام اعظم ابو حنیفہ سے پڑھ کر نقیہ ہوئے اور ان کے ساتھ بیس برس مجلس کی۔ مناقب کروری میں ہے (۲-۱۰۴) امام زفر سے کہ میں نے بیس برس سے بھی زیادہ امام ابو حنیفہ کی مجلس میں بیٹھا پھر میں نے اس جہاں کوئی زیادہ فصیح اور لوگوں پر زیادہ شفیق نہیں دیکھا اور وہ اپنے نفس کو اللہ کے لئے خرچ کرتے تھے۔ ان کا امام حد مسائل اور ان کے حل اور نئے مسائل جو آج کے پاس آتے تھے، ان سے حل میں مشغول رہتے تھے۔ جب مجلس سے اٹھتے تھے تو کسی مریض کی طبع پسی کرتے یا کسی جنازہ کے پیچھے جاتے یا کسی فقیر یا بھائی کی غمخواری کرتے یا کسی کی حاجت روائی کے کی کوشش کرتے، جب رات ہوتی تو تلاوت قرآن، عبادت اور نماز کے لئے اپنے کو وقف کرتے اور یہی آپ کا طریقہ رہا یہاں تک کہ وفات فرمائی۔